حکیم محمود احمد ظفر

کہکشاں

عدلیہ کی آزادی

کوفہ جس کی بنیاد سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں رکھی تھی اور قریباً پندرہ سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کو اس میں آباد کیا تھا، ایک نہایت شاندار شہر تھا۔ یہ شہر علم و عمل کا گہوارہ بھی رہا اور عدل و انصاف کا مرکز بھی کیونکہ اس میں سیدنا علی اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جیسے فقیہ النفس حضرات لوگوں کو عدل و انصاف مہیا کرتے تھے۔

اسی کوفہ میں عدالت کا اجلاس ہو رہا تھا اور قاضی شریک بن عبداللہ مقدمات کی سماعت فرما رہے تھے۔ عدالت کے باہر لوگوں کا ہجوم تھا جن کے مقدمات کی شنوائی اس عدالت میں ہوئی تھی۔ عدالت کا دربان انہیں باری باری اندر بھیجتا اور وہ قاضی کے حضور اپنے مقدمات پیش کرتے۔ قاضی صاحب ان کی بات سنتے اور عدل و انصاف کے تقاضے کے مطابق ان کی شکایت کا ازالہ فرماتے۔

اسی ہجوم میں ایک بڑھیا بھی کھڑی تھی۔ وہ کئی گھنٹوں سے کھڑی تھی۔ اس کے چہرے سے فکر و تردد بھی ٹپک رہا تھا اور ضعف و مسکنت کے آثار بھی نمایاں تھے۔ وہ کچھ زیادہ ہی پریشان حال تھی۔ دوسرے طویل انتظار کی وجہ سے بھی وہ کھڑے کھڑے تھک گئی تھی۔ جب وہ تھک کر چور ہو گئی تو اس نے کھڑے کھڑے دربان کو بلند آواز سے اپنی طرف متوجہ کیا اور عدالت میں جلد پیش ہونے کی اس سے التجاء کی۔

دربان کو اس کی حالت پر رحم آیا۔ دوسرے وہ عورت زاد بھی تھی۔ اس نے اس کو اندر بھیج دیا قاضی صاحب نے اسے دیکھا اور پوچھا:

"بیبی! تمہارا کیا معاملہ ہے؟"

"میں آپ کے پاس فریاد لے کر آئی ہوں کیونکہ آپ ہمارے قاضی ہیں"۔ عورت نے جواب دیا

"تم پر کس نے ظلم کیا؟" قاضی صاحب نے پوچھا

"گورنر موسیٰ بن عیسیٰ نے۔" عورت بولی

"کیا کہہ رہی ہو، امیر المومنین کے چچا نے تم پر ظلم کیا ہے؟ قاضی صاحب نے پوچھا۔

"جی حضور"

قاضی صاحب نے کہا "مجھے تفصیل سے بتاؤ کیا معاملہ ہے؟"

اس عورت نے معاملہ کی تفصیل کچھ یوں بیان کی!

"دریائے فرات کے کنارے میرا کھجور کا ایک باغ تھا جو مجھے ورثہ میں ملا تھا۔ میرے باپ کے انتقال کے بعد جب میرے بھائیوں نے اسے تقسیم کیا تو میں نے اپنے حصے کو دیوار بنا کر ان سے علیحدہ کر